بسمہٖ سبحانہ و تعالیٰ

مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے نظریات

اُن سے اتفاق رکھنے والے افراد

اور

اُن کی جماعت کے متعلق

منتخب مجلس علماء کشمیر

کا فیصلہ

مورخہ ۲۳/ شعبان المعظم ۱۴۴۴ھ

مطابق ۱۶/ مارچ ۲۰۲۳ء بروز جمعرات

الاستفتاء

بخدمت علمائے کرام ومفتیانِ عظام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرات علماء ومفتیانِ شرع متین کی خدمت میں ذیل میں جو استفتاء عرض کیا جارہا ہے وہ ملت اسلامیہ کے لئے بالعموم اور مسلمانانِ کشمیر کے لئے بالخصوص جس فوری دینی اہمیت وضرورت کا حامل ہے اور آپ حضرات کی جس خصوصی اور فوری توجہ کا متقاضی ہے اس کا ادراک و احساس آپ حضرات سے بڑھ کر کس کو ہوسکتا ہے! کیونکہ آپ حضرات ہی وارثین انبیاء ہیں جن کے کاندھوں پر امت کے ایمان اور عقیدے کی وضاحت اور حفاظت دونوں کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔

چند سال پہلے عالم اسلام کی مشہور اور فی الوقت نافع ترین دینی تحریک جس کو عوام وخواص ''تبلیغی جماعت'' کے نام سے جانتے ہیں افسوس کہ دو گروہوں میں منقسم ہوگئی ہے۔ ایک جماعت جس کا مرکز بستی نظام الدین دہلی میں واقع بنگلے والی مسجد ہے اور جس کی سربراہی مولانا محمد سعد کاندھلوی صاحب کررہے ہیں، امارت والا گروپ کہلاتا ہے۔ جب کہ دوسری جماعت جس کی سربراہی حضرت مولانا ابراہیم صاحب دیولا، حضرت مولانا احمد لاٹ صاحب اور دوسرے چند مستند معمر علماء کررہے ہیں جن کے مشورے اور آپس میں جڑنے کا مقام مسجد فیض الٰہی واقع ترکمان گیٹ دہلی ہے، شوریٰ والے کہلاتے ہیں۔ اس منظّم ترین دینی ودعوتی محنت میں دراڑ پڑنے کی کئی داخلی وجوہات ہیں تاہم شرعی نقطہ نظر سے خارجی سطح پر جو سب سے بڑی اور عالمگیر سطح پر مؤثر ترین وجہ بنی وہ عالم اسلام کے مؤقر ترین دینی وعلمی ادارے دارالعلوم دیوبند کا وہ فتویٰ بنا جو دارالعلوم دیوبند نے جناب مولانا محمد سعد صاحب کے نظریات اوران کے افکار کے رد میں صادر کیا۔ (اس فتوے سے متعلق اہم دستاویزات جن پر دارالعلوم کے اکابر علماء کے دستخط موجود ہیں، دارالعلوم کی ویب سائٹ پر دیکھی جاسکتی ہیں)۔

دارالعلوم دیوبند نے مولانا محمد سعد صاحب کے نظریات کے متعلق اپنا موقف جن الفاظ میں بیان فرمایا ہے اسے من وعن ان ہی الفاظ میں آپ حضرات کی خدمت میں عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے:

> ''امت مسلمہ بالخصوص عام تبلیغی احباب کو اس بات سے آگاہ کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ مولوی محمد سعد صاحب کم علمی کی بناپر اپنے افکار ونظریات اور قرآن وحدیث کی تشریحات میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے راستے سے ہٹتے جارہے ہیں، جو بلاشبہ گمراہی کا راستہ ہے، اس لئے ان باتوں پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ یہ نظریات اگرچہ ایک فرد کے ہیں لیکن یہ چیزیں اب عوام الناس میں تیزی سے پھیلتی جارہی ہیں۔ جماعت کے حلقے میں اثر ورسوخ رکھنے والے معتدل مزاج اور سنجیدہ اہم ذمہ داران کو بھی ہم متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اکابر کی قائم کردہ اس جماعت کو جمہور امت اور سابقہ اکابر ذمہ داران کے مسلک ومشرب پر قائم رکھنے کی سعی کریں اور مولوی محمد سعد صاحب کے جو غلط افکار ونظریات عوام الناس میں پھیل چکے ہیں، اُن کی اصلاح کی بھرپور کوشش کریں، اگر ان پر فوری قدغن نہ لگائی گئی، تو خطرہ ہے کہ آگے چل کر جماعت تبلیغ سے وابستہ امت کا ایک بڑا طبقہ گمراہی کا شکار ہوکر فرقہ ضالہ کی شکل اختیار کرلے۔''

دارالعلوم کے اس فتوے کی تائید ملک اور ملک سے باہر کے نامور دینی اداروں کی طرف سے کی گئی ہے۔لیکن زمینی سطح پر صورتحال یہ رہی کہ مولانا محمد سعد صاحب اور اُن کی جماعت نے بدستور دارالعلوم دیوبند کے فتوے کو نظرانداز کر کے اپنا کام جاری رکھا ہے اور فی الوقت صورتحال یہ ہے کہ متذکرہ دونوں جماعتیں اپنے اپنے طریقے سے کام کر رہی ہیں اور دونوں میں کسی آپسی تعلق و تال میل کے بجائے چپقلش اور آپسی دوری کا ماحول پایا جاتا ہے جس میں روز بروز کمی کے بجائے اضافہ ہوتا جارہا ہے۔اس صورتحال کے پیش نظر ہم عام مسلمان اپنی وادیٔ کشمیر سے تعلق رکھنے والے مقتدر علماء کرام سے چند اہم امور میں رہنمائی چاہتے ہیں۔جن کو ذیل میں نمبروار درج کیا جاتا ہے:

(۱) کیا دارالعلوم دیوبند نے مولانا محمد سعد صاحب کے حوالے سے واقعتاً اس طرح کا کوئی فتویٰ صادر کیا ہے؟

(۲) اگر ایسا ہے تو کیا دارالعلوم دیوبند نے عجلت میں یا کسی کی رعایت میں بغیر کسی ٹھوس تحقیق کے ایسا فتویٰ دیا ہے؟

(۳) اگر واقعی ایسا فتویٰ دارالعلوم نے دیا ہے تو کیا دارالعلوم نے اس کے بعد اپنے موقف میں کسی طرح کی کوئی ترمیم یا تبدیلی کی ہے؟

(۴) کیا اس فتوے کے بعد مولانا محمد سعد صاحب نے اپنے نظریات سے دارالعلوم کے سامنے کوئی رجوع نامہ پیش کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو کیا دارالعلوم دیوبند اس رجوع نامے سے مطمئن ہوا ہے؟

(۵) دارالعلوم دیوبند کے فتوے کی روشنی میں کیا مولانا محمد سعد صاحب کو امیر ماننے والی جماعت جو مولانا موصوف کے ان ہی نظریات کی اشاعت و ترویج کرتی ہے جن پر دارالعلوم نے سخت گرفت کی ہے کے ساتھ کسی بھی طرح کا تعاون کرنا، یا اُن کے ساتھ جڑ کر اُن کے کام کا رفیق بننا اور اس کی ترویج کرنا شرعاً درست ہے۔یہ بات ملحوظ نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ مولانا موصوف کی فکر سے وابستہ افراد اور جماعتیں تدریجاً دارالعلوم، مدارس، علماء اور دین کے دیگر شعبوں میں کام کرنے والی جمعیتوں اور جماعتوں سے بدظن ہی نہیں بلکہ اُن کی تحقیر، اُن کے کام کی تنقیص اور حدود سے متجاوز تنقیدیں آئے دن کرتے رہتے ہیں جیسا کہ عمومی مشاہدہ ہے۔

(۶) متذکرہ بالا باتوں کے باوجود اگر کوئی شخص کہے کہ یہ بڑے لوگوں کا اختلاف ہے ہم جیسے چھوٹے لوگوں کو اس اختلاف میں پڑے بغیر تبلیغ کا کام کرنا چاہیے۔اس صورت حال میں موصوف سے متعلقہ جماعت کے ساتھ کام کرنے کی اور خود اس قول کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟

(۷) اس فکر سے وابستہ علماء یا نرم گوشہ رکھنے یا معاون و مؤید بننے والے علماء جو خود اسلامی مدارس سے فضیلت یافتہ ہیں اُن کی ذمہ داری کیا ہے؟

(۸) کیا واقعۃً مولانا موصوف کے نظریات میں دین سے انحراف، غلو، تحریف، غلط اجتہادات اور مدارس اسلامیہ کے متعلق منفی تصورات و ملفوظات پائے جاتے ہیں؟

یہ استفتاء علماء کرام کی خدمت عالیہ میں اس غرض سے پیش کیا جارہا ہے کہ اس انتشار کی صورت حال میں عوام خصوصاً تبلیغ سے وابستہ حضرات کو صحیح رہنمائی حاصل ہو۔

منجانب

محمد یوسف بارہمولہ

جاوید احمد بارہمولہ

اشفاق احمد بارہمولہ

شاکر احمد بارہمولہ

ناصر احمد کنڈی

محمد اشرف کنڈی وغیرہ

بسمه سبحانہ و تعالیٰ

الحمدلله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد خاتم النبيين وعلى آله واصحابه اجمعين. اما بعد. فقد قال رسول الله ﷺ

يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين۔

(مجمع الزوائد، طبرانی، بیهقی)

سوالات کی ترتیب کے مطابق جوابات درج ذیل ہیں۔سہولت فہم کے لیئے ہر جواب سے پہلے سوال بھی مندرج ہے۔

وبالله التوفيق ومنه الحق والصواب واليه المرجع والمآب:

سوال نمبرا: کیا دارالعلوم دیو بند نے مولانا محمد سعد صاحب کے حوالے سے واقعتاً اس طرح کا کوئی فتویٰ صادر کیا ہے؟

جواب: یقیناً دارالعلوم دیو بند نے ایک نہیں بلکہ متعدد فتاویٰ جاری کئے ہیں اور اُن فتاویٰ کی تائید مدرسہ مظاہر علوم سہار نپور، جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل، مدرسہ شاہی مرادآباد، دارالعلوم شاہ ولی اللہ بنگلور، جامعہ مسیح العلوم بنگلور، جامعۃ الباقیات الصالحات الاسلامیہ ویلور تامل ناڈو اور دیگر بے شمار مدارس نے کی ہے اور یہ فتاویٰ باہر کے ممالک مثلاً علماء ساؤتھ افریقہ، علماء بنگلہ دیش اور دیگر متعدد ممالک کے علماء نے بھی لکھے ہیں۔اور مطبوعہ موجود وشائع ہیں۔

سوال نمبر۲: اگر ایسا ہے تو کیا دارالعلوم دیو بند نے عجلت میں یا کسی کی رعایت میں بغیر کسی ٹھوس تحقیق کے ایسا فتویٰ دیا ہے؟

جواب: دارالعلوم دیو بند اور دیگر بے شمار اہل مدارس، علماء اور جماعتوں نے جو فتاویٰ لکھے ہیں وہ نہ تو عجلت میں لکھے گئے ہیں اور نہ ہی کسی کی رعایت میں لکھے گئے ہیں، بلکہ مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے بے شمار بیانات اور تحریرات کو خوب سننے اور پڑھنے، اور نجی طور پر بار بار اُن کو متنبہ کرنے کے بعد، جب وہ اپنے ان انحرافات، باطل استدلالات اور تحریف زدہ خیالات کی اصلاح کرنے کے بجائے اُن کا اعادہ کرتے رہے تو دارالعلوم دیو بند نے پوری تحقیق کے بعد جو فتویٰ دیا وہ یہ ہے:

”امت مسلمہ بالخصوص عام تبلیغی احباب کو اس بات سے آگاہ کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ مولوی محمد سعد صاحب کم علمی کی بنا پر اپنے افکار ونظریات اور قرآن وحدیث کی تشریحات میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے راستے سے ہٹتے جارہے ہیں، جو بلاشبہ گمراہی کا راستہ ہے، اس لئے ان باتوں پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ یہ نظریات اگر چہ ایک فرد کے ہیں لیکن یہ چیزیں اب عوام الناس میں تیزی سے پھیلتی جارہی ہیں۔جماعت کے حلقے میں اثر ورسوخ رکھنے والے معتدل مزاج اور سنجیدہ اہم ذمہ داران کو بھی ہم متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اکابر کی قائم کردہ اس جماعت کو جمہور امت اور سابقہ اکابر ذمہ داران کے مسلک ومشرب پر قائم رکھنے کی سعی کریں اور مولوی محمد سعد صاحب کے جو غلط افکار ونظریات عوام الناس میں پھیل چکے ہیں، اُن کی اصلاح کی بھر پور کوشش کریں، اگر ان پر فوری قدغن نہ لگائی گئی، تو خطرہ ہے کہ آگے چل کر جماعت تبلیغ سے وابستہ امت کا ایک بڑا طبقہ گمراہی کا شکار ہو کر فرقہ ضالہ کی شکل اختیار کرلے۔“

الحمدللہ دارالعلوم دیوبند نے اصلاح کی طویل مساعی کے بعد یہ فتویٰ برمحل اور بروقت دیا۔ یہ ام المدارس دارالعلوم دیوبند کا فرضِ منصبی ہے کہ جیسے وہ ہمیشہ سے ہر باطل کی نشاندہی کرتا رہا ہے اوراشاعت دین کے ساتھ حفاظتِ دین کا فریضہ بھی انجام دیتا رہا ہے اسی طرح آج یہ اہم ترین فریضہ ادا کیا اور دیگر بے شمار مدارس اور اہلِ حق علماء نے اس کی مکمل تائید کی۔فجزاھم الله خير الجزا۔

سوال نمبر۳: اگر واقعی ایسا فتویٰ دارالعلوم نے دیا ہے تو کیا دارالعلوم نے اس کے بعد اپنے موقف میں کسی طرح کی کوئی ترمیم یا تبدیلی کی ہے؟

جواب: چونکہ مولانا محمد سعد صاحب کے خیالات و بیانات میں کوئی اصلاح نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی معتبر وحقیقی رجوع پایا گیا بلکہ موصوف ان ہی خیالات کا تکرار بھی کرتے رہے اور مزید تحریفات اور غلو آمیز بیانات بھی روز افزوں ہیں اس لئے نہ تو دارالعلوم دیوبند نے اور نہ ہی دوسرے کسی بھی ادارے کے دارالافتاء نے اپنے موقف میں کوئی تبدیلی یا ترمیم کی اور نہ ہی کسی نے اپنا فتویٰ واپس لیا۔

سوال نمبر۴: کیا اس فتوے کے بعد مولانا محمد سعد صاحب نے اپنے نظریات سے دارالعلوم کے سامنے کوئی رجوع نامہ پیش کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو کیا دارالعلوم دیوبند اس رجوع نامے سے مطمئن ہوا ہے؟

جواب: مولانا محمد سعد صاحب نے رجوع کے نام سے جو تحریریں لکھیں اور جو طریقے اختیار کئے وہ حقیقتاً رجوع ہیں ہی نہیں اس لئے کہ رجوع کرنے کے جو شرعی اصول ہیں وہ رجوع نامے اُن کے مطابق نہیں تھے اسی لئے نہ تو دارالعلوم دیوبند نے ان رجوع ناموں کو تسلیم کیا اور نہ ہی مولانا محمد سعد صاحب نے اپنے بیانات میں اُن اُمور کی اصلاح کی جن پر دارالعلوم دیوبند اور دیگر بے شمار مدارس نے سخت گرفت کی تھی بلکہ دارالعلوم نے اپنے فتوے میں یہ کہا تھا ''مولوی محمد سعد صاحب کے جو غلط افکار ونظریات عوام الناس میں پھیل چکے ہیں ان کی اصلاح کی بھرپور کوشش کریں اگر ان پر فوری قدغن نہ لگائی گئی تو خطرہ ہے کہ آگے چل کر جماعت تبلیغ سے وابستہ امت کا ایک بڑا طبقہ گمراہی کا شکار ہوکر فرقہ ضالہ کی شکل اختیار کرلے''

تو اس کے بعد بھی مولانا کے بیانات اور اُن بیانات سے متاثر بے شمار افراد اسی راہ پر مسلسل چل رہے ہیں اس لئے نہ تو حقیقی رجوع پایا گیا اور نہ سدھار سامنے آیا، لہٰذا مذکورہ فتویٰ برقرار ہے۔اور اسی لئے خود دارالعلوم دیوبند نے بھی اپنے اس فتوے سے کوئی رجوع نہیں کیا ہے۔

سوال نمبر۵: دارالعلوم دیوبند کے فتوے کی روشنی میں کیا مولانا محمد سعد صاحب کو امیر ماننے والی جماعت جو مولانا موصوف کے ان ہی نظریات کی اشاعت وترویج کرتی ہے جن پر دارالعلوم نے سخت گرفت کی ہے کے ساتھ کسی بھی طرح کا تعاون کرنا، یا اُن کے ساتھ جڑ کر اُن کے کام کا رفیق بننا اور اس کی ترویج کرنا شرعاً درست ہے۔ یہ بات ملحوظ نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ مولانا موصوف کی فکر سے وابستہ افراد اور جماعتیں تدریجاً دارالعلوم، مدارس، علماء اور دین کے دیگر شعبوں میں کام کرنے والی جمعیتوں اور جماعتوں سے بدظن ہی نہیں بلکہ اُن کی تحقیر، اُن کے کام کی تنقیص اور حدود سے متجاوز تنقیدیں آئے دن کرتے رہتے ہیں جیسا کہ عمومی مشاہدہ ہے۔

جواب: جس شخص کے خیالات اور بیانات حق سے منحرف اور اہل سنت والجماعت کے مسلک سے ہٹے ہوئے ہوں اور مسلسل تنبیہات کے بعد اور تمام علماء کے فتاویٰ کے باوجود کوئی اصلاح نہیں پائی گئی، اُس شخص کی اِس فکر سے اتفاق رکھنے والی جماعت اور اُس کے تحت کام کرنے والے افراد کا جو اِن غلط نظریات وفاسد خیالات کو درست مانتے ہیں، رفیق بننا اور اُن کی اِس فکر کو آگے بڑھانے میں اُن کا معاون بننا تعاون علی الاثم والعدوان کے دائرے میں آتا ہے جو کہ قرآن مجید کے ارشاد مبارک کی رُو سے صریحاً ممنوع ہے۔

سوال نمبر۶: متذکرہ بالا باتوں کے باوجود اگر کوئی شخص کہے کہ یہ بڑے لوگوں کا اختلاف ہے ہم جیسے چھوٹے لوگوں کو اس اختلاف میں پڑے بغیر تبلیغ کا کام کرنا چاہیے۔اس صورت حال میں موصوف سے متعلقہ جماعت کے ساتھ کام کرنے کی اور خود اس قول کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟

جواب: یہ اختلاف درحقیقت حق اور ناحق کا اختلاف ہے اس میں دین کو غلو اور تحریف سے بچانے کا مسئلہ ہے۔چونکہ کھلم کھلا باطل تاویلات، فاسد اجتہادات اور دین کے نام پر غلط خیالات کی اشاعت ہورہی ہے حتیٰ کہ یہ کہا جارہا ہے کہ ''دین صرف چھ باتوں میں منحصر ہے'' اور یہ کہا جارہا ہے کہ ''ہم کو ملائکہ، انبیاء اور صحابہ سے بڑھ کر ایمان دیا گیا تھا'' وغیرہ، اسلئے یہ بنیادی اور اصولی اختلاف ہے۔لہٰذا یہ کہنا صریحاً غلط ہے کہ یہ ''صرف بڑوں کا اختلاف ہے اور چھوٹوں کو اس سے لاتعلق رہ کر صرف کام کرنا چاہیے۔'' دراصل عموماً چھوٹے اپنے بڑوں کے افکار وخیالات ہی سے متاثر ہو کر آگے اسی فکر کے مطابق کام کرتے ہیں، اس لئے اپنے آپ کو ایسے بڑوں کے ساتھ جوڑنا جو مسلک اہل سنت والجماعت کی فکر پر نہ ہوں، ہرگز درست نہیں ہے۔

سوال نمبر۷: اس فکر سے وابستہ علماء یا نرم گوشہ رکھنے یا معاون ومؤید بننے والے علماء جو خود اسلامی مدارس سے فضیلت یافتہ ہیں اُن کی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: وہ علماء جو اس فکر کے مسلسل سامنے آنے کے باوجود اُن کے معاون یا مؤید ہیں اُن کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس حدیث مبارک کو ملحوظ رکھ کر اپنے رویے کے متعلق دیانت داری اور آخرت میں جواب دہی کے احساس کے ساتھ غور کریں اور اس معاملے میں حفاظت دین کے تقاضوں کو سامنے رکھ کر فیصلہ کریں کہ اُنہیں کیا کرنا چاہیے۔حدیث یہ ہے:

يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين۔

(مجمع الزوائد، طبرانی، بیہقی) عن علی ابن ابی طالب و ابی ہریرة وعبدالله ابن عمرو و ابی امامة وجابر ابن سمرة رضی الله عنهم

اس حدیث شریف کی روشنی میں علماء کی ذمہ داری یہ ہے کہ اگر دین میں تحریف ہونے لگے یا باطل تأویلات کے ذریعے دین میں ترمیم یا تبدیلی کی جانے لگے یا احکام دین بیان کرتے ہوئے انبیاء علیہم السلام کی توہین کی جانے لگے یا دین کے دیگر شعبوں کی تحقیر واستخفاف ہونے لگے تو وہ علمائے اہل حق اُس باطل فکر کی نفی کریں اور اُس فکر سے وابستہ جماعت کا معاون بننے کے بجائے دین کے محافظ بنیں اور اپنا دینی ومنصبی فریضہ سمجھتے ہوئے، اُن انحرافات وباطل خیالات کی حتی المقدور تردید کریں اور اُمت کو اُس سے متاثر ہونے سے بچانے کا کام کریں۔

سوال نمبر۸: کیا واقعۃً مولانا موصوف کے نظریات میں دین سے انحراف، غلو، تحریف، غلط اجتہادات اور مدارس اسلامیہ کے متعلق منفی تصورات وملفوظات پائے جاتے ہیں؟

جواب: یقیناً مولانا محمد سعد صاحب کے بیانات، ملفوظات وتحریرات میں تحریف دین بھی ہے، غلو بھی ہے، باطل اجتہادات بھی اور فاسد تاویلات بھی ہیں۔نیز مدارس اسلامیہ کے متعلق گمراہ کن اور تحقیر آمیز خیالات بھی ہیں جو اُن کے بیانات وملفوظات سے واضح ہیں۔اور یہ بیانات مطبوعہ بھی موجود ہیں جو ہر شخص پڑھ سکتا ہے اور اُن کی آوازوں کے ساتھ بھی موجود ہیں جو ہر شخص سن سکتا ہے۔

اِس سلسلے میں دارالعلوم دیوبند نے یوں صراحت کی ہے:-

''گذشتہ کئی سالوں سے استفتاءات اور خطوط کی شکل میں مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی سے متعلق جو نظریات وافکار دارالعلوم کو موصول ہورہے ہیں، تحقیق کے بعد اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اُن کے بیانات میں قرآن وحدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات، غلط استدلالات اور تفسیر بالرائے پائی جارہی ہے، بعض باتوں میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں بے ادبی ظاہر ہوتی ہے، جب کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جن میں موصوف جمہورِ امت اور اجماع سلف کے دائرے سے باہر نکل رہے ہیں۔بعض فقہی مسائل میں بھی وہ معتبر

دارالافتاؤں کے متفقہ فتوے کے برخلاف بے بنیاد نئی رائے قائم کرکے عوام کے سامنے شدت کے ساتھ بیان کررہے ہیں۔ نیز تبلیغی جماعت کے کام کی اہمیت وہ اس طرز پر بیان کررہے ہیں کہ جس سے دین کے دیگر شعبوں پر سخت تنقید اور اُن کا استخفاف ہو رہا ہے اور سلف کی پرانی دعوتی ترتیبوں کا رَدو انکار لازم آرہا ہے، نیز اس کی وجہ سے اکابرو اسلاف کی عظمت میں کمی؛ بلکہ استخفاف پیدا ہورہا ہے۔''

دارالعلوم دیوبند نے مزید لکھا ہے:-

''جماعت تبلیغ ایک خالص دینی جماعت ہے جو عملاً و مسلکاً جمہورِ امت اور اکابر رحمہم اللہ کے طریق سے ہٹ کر محفوظ نہیں رہ پائے گی، انبیا کی شان میں بے ادبی، فکری انحرافات، تفسیر بالرائے، احادیث وآثار کی من مانی تشریحات سے علماء حق کبھی متفق نہیں ہوسکتے اور اس پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا؛ اس لئے کہ اسی قسم کے نظریات بعد میں پوری جماعت کو راہِ حق سے منحرف کردیتے ہیں جیسا کہ پہلے بھی بعض اصلاحی اور دینی جماعتوں کے ساتھ یہ حادثہ پیش آچکا ہے۔ اس لئے ہم ان معروضات کی روشنی میں اُمت مسلمہ بالخصوص عام تبلیغی احباب کو اس بات سے آگاہ کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ مولوی محمد سعد صاحب کم علمی کی بنا پر اپنے افکار و نظریات اور قرآن وحدیث کی تشریحات میں جمہور اہل السنۃ والجماعت کے راستے سے ہٹتے جارہے ہیں جو بلاشبہ گمراہی کا راستہ ہے، اِس لئے ان باتوں پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ یہ نظریات اگرچہ ایک فرد کے ہیں؛ لیکن یہ چیزیں اب عوام الناس میں تیزی سے پھیلتی جارہی ہیں۔''

لہٰذا اوپر درج شدہ سوالات اور ان کے جوابات کی روشنی میں علماء و مفتیان کرام کی اس مجلس کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ جناب مولانا محمد سعد صاحب کے غلط نظریات اور اُن کے اِن نظریات کی تائید واشاعت کرنے والے کسی بھی فرد یا اِن نظریات کی حامل کسی بھی جماعت کے ساتھ تعاون کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

کتبہ العبد نذیر احمد القاسمی مفتی دارالعلوم رحیمیہ بانڈی پورہ

تصدیق کنندگان حضرات علمائے کرام و مفتیان کرام:

(۱) مولانا محمد رحمت اللہ صاحب قاسمی — صدر رابطہ مدارس اسلامیہ جموں وکشمیر،
رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند،
رکن تاسیسی جمعیت علماء اہلسنت والجماعت جموں وکشمیر،
ناظم دارالعلوم رحیمیہ بانڈی پورہ،
رکن تاسیسی آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ

(۲) مولانا بشیر الدین صاحب قاسمی — رکن تاسیسی جمعیت علماء اہلسنت والجماعت جموں وکشمیر،
مہتمم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم سوپور

(۳) مولانا حمید اللہ صاحب قاسمی — رکن تاسیسی جمعیت علماء اہلسنت والجماعت جموں وکشمیر،
مہتمم دارالعلوم سواء السبیل کھانڈی پوری کولگام

(۴) مولانا احمد سعید صاحب قاسمی — رکن تاسیسی جمعیت علماء اہلسنت والجماعت جموں وکشمیر، استاذ حدیث دار العلوم بلالیہ سرینگر

(۵) مولانا غلام محمد صاحب قاسمی — رکن تاسیسی جمعیت علماء اہلسنت والجماعت جموں وکشمیر، مہتمم دار العلوم سبیل الرشاد بارہمولہ۔

(٦) مولانا اقبال اندرابی صاحب — رکن تاسیسی جمعیت علماء اہلسنت والجماعت جموں وکشمیر، مہتمم مرکزی دار العلوم کپواڑہ۔

(۷) مولانا محمد اسلم صاحب — استاذ دار العلوم بلالیہ سرینگر

(۸) مفتی سید عبد الرحیم صاحب الحسنی — رکن شوریٰ جمعیت علماء اہلسنت والجماعت جموں وکشمیر، صدر مفتی بارہمولہ، مہتمم دار العلوم المصطفوی بارہمولہ

(۹) مفتی محمد اسحٰق نازکی صاحب — استاذ حدیث ومفتی دار العلوم رحیمیہ بانڈی پورہ

الجواب صحیح والمجیب مصیب وله مثاب
وما بعد الحق الا الضلال الحق احق ان یتبع ۴/۹/۱۴۴۴ھ یکشنبہ
محمد اسحٰق نازکی [قاسمی] دار العلوم رحیمیہ بانڈی پورہ

(۱۰) مفتی محمد ایوب صاحب — رکن شوریٰ جمعیت علماء اہلسنت والجماعت جموں وکشمیر، صدر دار الافتاء والقضاء دار العلوم اسلامیہ پنجورہ شوپیان، مہتمم دار العلوم اسلامیہ پنجورہ شوپیان

(۱۱) مفتی حفیظ اللہ صاحب قاسمی — صدر مفتی دار الافتاء والقضاء، مرکزی دار العلوم کپواڑہ

(۱۲) مولانا شیخ عبد القیوم صاحب — سیکریٹری وترجمان جمعیت علماء اہلسنت والجماعت جموں وکشمیر، مہتمم دار العلوم شیری بارہمولہ

(۱۳) مفتی شبیر احمد صاحب قاسمی — مفتی ومدرس دار العلوم تعلیم القرآن اوڑی

(۱۴) مفتی محمد اشرف صاحب پلوامہ — مفتی واستاذ حدیث دار العلوم اسلامیہ پنجورہ شوپیان

(۱۵) مفتی سید محمد اشرف صاحب قاسمی خادم الافتاء والقضاء شرعی بورڈ ہندواڑہ
(خطیب جامع جدید ہندواڑہ)

(۱۶) مفتی تنویر احمد صاحب مفتی دارالعلوم سبیل الرشاد بارہمولہ

(۱۷) مفتی محمد سلطان صاحب صدر مفتی دارالافتاء والقضاء،
سراج العلوم سرینگر

(۱۸) مفتی عنایت اللہ صاحب قاسمی شاہی امام وخطیب مرکزی جامع مسجد جموں

(۱۹) مفتی گوہر احمد صاحب مفتی دارالافتاء والقضا،
استاذ مدرسہ دارالمعرفۃ ڈاڈہ سرترال

(۲۰) مفتی منیب الاسلام صاحب مہتمم جامعہ الامیر الکبیر اسلام آباد

(۲۱) مولانا غلام رسول صاحب مفتاحی رکن شوریٰ جمعیت علماء اہلسنت والجماعت جموں وکشمیر،
مہتمم مدرسہ جامعہ اسلامیہ فیض الاسلام بانہال ضلع رام بن

(۲۲) مولانا غلام محی الدین صاحب مظاہری ناظم مدرسہ فاطمۃ الزہراء بارہمولہ

(۲۳) مولانا غلام رسول بیگ صاحب استاذ حدیث دارالعلوم بلالیہ سرینگر

(۲۴) مولانا حفظ الرحمٰن صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ فریدیہ بھدرواہ ضلع ڈوڈہ

(۲۵) مفتی غلام محی الدین صاحب رحیمی مہتمم مدرسہ احسن العلوم ہاکورہ اسلام آباد

(۲۶) مولانا عدنان صاحب ندوی — رکن شوریٰ جمعیت علماء اہلسنت والجماعت جموں وکشمیر، مہتمم مدرسہ سراج العلوم سرینگر

(۲۷) مولانا سید ارشد حسین صاحب ندوی — رکن شوریٰ جمعیت علماء اہلسنت والجماعت جموں وکشمیر

(۲۸) مولانا یوسف جمیل صاحب ندوی — ناظم تعلیمات دارالعلوم شیری بارہمولہ۔

(۲۹) مولانا سجاد حسین صاحب ندوی — مہتمم جامعہ اسلامیہ ریاض الصالحین، بوٹینگوسوپور۔

(۳۰) مولانا پیر محمد جعفر صاحب ندوی — مہتمم جامعہ شمس العلوم کپواڑہ شاخ ندوۃ العلماء لکھنو۔

(۳۱) مفتی اعجاز احمد صاحب ندوی — ناظم تعلیمات جامعہ شمس العلوم کپواڑہ شاخ ندوۃ العلماء لکھنو۔

(۳۲) مولانا محمد زبیر صاحب — مہتمم مدرسہ علوم القرآن عسر ضلع ڈوڈہ

نوٹ: اوپر دستخط کنندہ علمائے کرام کے علاوہ دیگر علماء، مفتیان کرام، ارباب مدارس کی ایک کثیر تعداد کے دستخط موجود ہیں بوجہ اختصار ان چند حضرات ہی کے اسماء گرامی و دستخط درج کیے گئے۔

تفصیلی مطالعے کے لئے درج ذیل کتب و رسائل کا مطالعہ کیا جائے:

۱- وفاق علمائے ہند کی مفصل تحریرات مولانا کے بیانات اوراُن پر نقد

۲- مولانا محمد سعد صاحب سے علماء امت کے اختلاف کی بنیادی وجوہات مطبوعہ حبیب بکڈ پو علی گڈھ۔

۳- مولانا سعد صاحب کے بیانات علمائے کرام کی خدمت میں مطبوعہ حبیب بکڈ پو علی گڈھ۔

۴- مجموعۂ خطوط مرتب آفتاب عالم مطبوعہ حبیب بکڈ پو علی گڈھ۔

۵- دعوت وتبلیغ کی عظیم محنت کے موجودہ حالات کا حل قرآن،سنت اور اکابر امت کی نظر میں

۶- انکشافِ حقیقت از مولانا مفتی زید مظاہری ندوی مطبوعہ حبیب بکڈ پو علی گڈھ۔

۷- حضرت جی ثالث کی وفات اور فتنوں کی برسات
۸- تبلیغی جماعت کے اندر انتشار کے وجوہات

} از حضرت مولانا محمد شاھد صاحب امین عام جامعہ مظاہر علوم سہارنپور و نبیرۂ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ صاحب کاندھلوی

۹- دعوت وتبلیغ کا کام سازش کا شکار از مولانا سید جمیل اصغر صاحب پٹنہ

۱۰- مروجہ دعوت وتبلیغ سے متعلق اہم سوالات وجوابات تنظیم العلماء کانپور یوپی۔

۱۱- سعادت نامہ از مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی

۱۲- تبلیغی مرکز کچھ حقائق کچھ واقعات از چودھری امانت اللہ